بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

گذشتہ دسمبر کی آخری تاریخوں میں ضلع بستی میں ایک صوبائی دینی تعلیمی کانفرنس مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کا افتتاح مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب کرنے والے تھے لیکن چونکہ وہ وقت کے وقت سخت بیمار اور صاحب فراش ہو گئے اس لئے ذمہ دار حضرات کی درخواست پر راقم الحروف نے اس کا افتتاح کیا اور اس تقریب سے ایک مختصر تقریر کی یہ تقریر اور خطبۂ صدارت اور اس کانفرنس کی پوری روئیداد اترپردیش کے اردو اخبارات میں مفصل شائع ہو چکی ہے اور انگریزی کے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں بھی اس کا خلاصہ جو واقعی ہے شائع ہو چکا ہے، اس پوری روئیداد کے مطالعہ سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کانفرنس کا مقصد ان حالات کا جائزہ لینا تھا جو عام طور پر اسکولوں میں غیر سکولر نظام تعلیم کی وجہ سے مسلمان بچوں اور بچیوں کو پیش آرہے ہیں اور پھر ان حالات کے تدارک و انسداد کی تجاویز پر غور و خوض کرنا تھا۔ یہ حالات کس درجہ تشویش انگیز ہیں اور مسلمان اُن کی وجہ سے کس درجہ بےچین ہیں اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اس کانفرنس میں دور دراز کے علاقوں سے ہر طبقہ اور ہر مکتب خیال کے مسلمان جمع ہوئے تھے جنھوں نے دو روز تک ان مسائل پر غور و خوض اور باہمی تبادلۂ خیالات کیا۔ اور اس سلسلہ میں آئندہ کام کرنے کا ایک خاکہ مختلف تجاویز کی شکل میں تیار کیا۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ایک جمہوری حکومت میں ہر شخص اور ہر جماعت کو اس بات کا قانونی حق حاصل ہے کہ اگر اُس کے کسی شہری حق پر کسی طرف سے دستبرد ہوتی ہے تو وہ حکومت سے اس کی تلافی و تدارک کا مطالبہ کرے۔ اس کا یہ مطالبہ اُس کے لئے اور خود حکومت اور قوم کے لئے ضروری بھی ہے اور مفید بھی۔ کیونکہ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس کے ذریعہ جمہوریت اپنی اصل شکل و صورت میں قائم رہ کر نشو و نما پا سکتی اور مضبوط و توانا بن سکتی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ ہندی اور انگریزی کے بعض اخبارات نے کانفرنس کی نسبت بہت افسوسناک غلط بیانی سے کام لیکر اُس کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کی ہے اور کانفرنس کی تقریروں اور تجویزوں کو اُلٹ پلٹ کر پیش کیا ہے۔ اس سلسلہ میں لکھنؤ کا نیشنل ہیرلڈ جو قوم پرور اور کانگریسی اخبار ہونے کا مدعی ہے سب سے بازی لے گیا ہے چنانچہ اُس نے ۱۲ جنوری کی اشاعت میں ایک سہ کالمی مضمون "مسلمان اور اُن کے علماء اور مُلّا" کے عنوان سے شائع کیا۔ اس مضمون کا مفصل اور مدلل جواب "مدینہ" بجنور میں نکل چکا ہے اس لئے ذیل میں اس مضمون کے صرف اُسی حصہ پر گفتگو کرنی ہے جو کانفرنس سے متعلق ہے۔

راقم الحروف کی تقریر کا ماحصل صرف دو چیزیں تھیں، ایک یہ کہ جو تعلیم مذہب اور اخلاق کی تعلیم کے بغیر اور خدا